www.alkalam.pk

جو مسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر مفتی سے معلوم کرلیں۔۔ (ابو زبیر)

آپ کے مسائل اور اس کے جوابات

از مفتی محمد صاحب

مضامین:

- ☆ روزہ کی حالت میں نسوار منہ میں رکھنا
- ☆ آدھے نفع پر جانور پالنے کے لیے دینا
- ☆ مسجد کا کچھ حصہ نئی تعمیر میں وضو خانے میں تبدیل کرنا
- ☆ نفلی صدقہ کا مصرف اور افضل صورت
- ☆ کھوجی کتوں کی مدد سے چور معلوم کرنے کی شرعی حیثیت
- ☆ مہتمم کے لیے مدرسے کی رقم تجارت میں لگانا
- ☆ ناجائز ذخیرہ اندوزی کی حد
- ☆ ناجائز ملازمت کی تنخواہ کا حکم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزہ کی حالت میں نسوار منہ میں رکھنا:

سوال: ایک صاحب نے آپ کی طرف نسبت کرتے ہوئے کہا کہ ''ضربِ مؤمن'' میں میں نے یہ مسئلہ خود دیکھا تھا کہ ''نسوار منہ میں رکھنے سے یا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا'' تو میں نے اُس کو کہا کہ آپ غلط سمجھے ہوں گے نسوار منہ میں رکھنے سے حالتِ صوم میں روزہ فاسد ہوتا ہے۔
تو اب سوال یہ ہے کہ ان صاحب کا قول جو آپ کی طرف منسوب ہے کیا واقعی صحیح ہے؟ حالانکہ میرے علم کے مطابق فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد ششم صفحہ 345 میں لکھا ہے کہ ''نسوار حالتِ روزہ میں منہ میں نہیں رکھنا چاہیے'' اور یہاں تک کہ صفحہ 350 پر نسوار کے صرف سونگھنے کو بھی مفسدِ صوم لکھا ہے۔
اور امدادالفتاویٰ جلد دوم صفحہ 152 میں لکھا ہے کہ عادت پوری کرنے کیلئے منہ میں نسوار رکھنا مکروہ ہے تو خلاصہ یہ کہ حالتِ روزہ میں اگر کوئی نسوار منہ میں رکھے تو روزہ ٹوٹے گا یا نہیں۔ اگر مکروہ ہوتا ہو تو مکروہِ تحریمی ہے تنزیہی؟ (شکیل احمد۔ مردان)

جواب: نسوار منہ میں رکھنے کی صورت میں اس کے ذرات اکثر و بیشتر لعاب میں مل کر پیٹ میں چلے جاتے ہیں، اور اس کا احساس بھی نہیں ہوتا، اس لیے روزہ کی حالت میں نسوار منہ میں رکھنے میں ''عرض الصوم علی الفساد'' یعنی روزے کو خطرے میں ڈالنا ہے، اس لیے جائز نہیں۔ اگر کوئی ذرہ حلق سے اتر گیا تو اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں اس میں روزہ خوروں کے ساتھ مشابہت ہے، اس لیے بھی اس کی گنجائش نہیں دی جاسکتی۔

آدھے نفع پر جانور پالنے کے لیے دینا:

سوال: ہمارے علاقے میں رواج ہے کہ ایک آدمی اپنا جانور (بکری، گائے وغیرہ) چھوٹی عمر میں

دوسرے آدمی کو اس شرط پر دیتا ہے کہ تم اس کی پرورش کرو اور جانور بڑا ہونے پر آپس میں مشترک ہوگا، اس طرح جب جانور فریقین فروخت کردیتے ہیں تو رقم آپس میں نصف نصف تقسیم کردیتے ہیں یا یہ شرط لگاتے ہیں کہ جب اس کا بچہ پیدا ہوگا تو اس کو بیچ کر اس کی قیمت آپس میں نصف نصف تقسیم کریں گے۔ برائے کرم وضاحت سے بیان کریں کہ مذکورہ صورت کا کیا حکم ہے؟ (فہیم اللہ خان ۔ بنوں)

جواب: جانور کے دودھ اور قیمت میں کسی کو شریک کرنے کا مروّجہ طریقہ جس کا سوال میں ذکر ہے، درست نہیں۔ یہ اجارہ فاسدہ ہے جس کا حکم یہ ہے دودھ اور قیمت سب جانور کے مالک کا ہے اور خدمت کرنے والا چارے کی قیمت اور اپنی خدمت کی معروف اُجرت کا مستحق ہے۔

البتہ اس صورت میں اگر جانور کا مالک پہلے آدھا جانور اس شخص کو فروخت کر کے اس کو جانور میں اپنے ساتھ شریک کرلے، اور پھر آدھے جانور کی جتنی قیمت طے ہو، اس شخص کی خدمت کی اتنی ہی اُجرت طے کر کے، ان دونوں یعنی جانور کی قیمت اور خدمت کی اُجرت میں مقاصہ یعنی تبادلہ کرلیا جائے، تو اس طریقہ سے عملاً کچھ لینا دینا بھی نہیں پڑے گا اور جانور کے دودھ اور قیمت میں شرکت بھی صحیح ہو جائے گی۔

مسجد کا کچھ حصہ نئی تعمیر میں وضوخانے میں تبدیل کرنا:

سوال: ہمارے گاؤں کی پرانی مسجد کے صحن کا کچھ حصہ تعمیر کے بعد وضوخانے میں تبدیل کردیا گیا ہے، پوچھنا یہ ہے کہ مذکورہ وضوخانے والی جگہ میں معتکف کا بلاشرعی ضرورت کے آنا کیسا ہے؟ نیز مذکورہ وضو خانے کو باقی رہنے دیا جائے یا دوبارہ مسجد میں تبدیل کردیا جائے؟ جبکہ ایک مقامی مولوی صاحب کہتے ہیں کہ اس حالت پر رہنے دیا جائے، کیونکہ دوبارہ تبدیلی سے انتشار پیدا ہوگا۔ تفصیلی حکم بیان فرمائیں؟ (فہیم اللہ خان ۔ بنوں)

جواب: مسجد کے جس حصہ پر نماز پڑھی جاتی رہی ہو اس کے بعض حصہ کو وضوخانہ میں تبدیل کرنا جائز

نہیں۔ایسی صورت میں لوگوں کو مسئلہ سمجھا کر اس حصہ کو دوبارہ مسجد میں داخل کیا جائے۔تاہم اگر کسی طرح بھی لوگوں کو مسئلہ سمجھ نہ آئے تو ایسی صورت میں فتنہ وفساد کھڑا نہ کیا جائے،البتہ خود اس جگہ سے مسجد والا معاملہ کیا جائے اور اس جگہ وضو وغیرہ کرنے سے احتراز کیا جائے،معتکف اس جگہ آ سکتا ہے،تاہم بلا ضرورت ایسی جگہ آنے سے احتراز بہتر معلوم ہوتا ہے۔

نفلی صدقہ کا مصرف اور افضل صورت:

سوال: نفلی صدقہ جو کہ عام طور پر مریض کی شفاء کے لیے آنے والی مصیبتوں سے حفاظت کے لیے اور محض ثواب کی نیت کے لیے بھی کیا جاتا ہے،اس کے بارے میں چند سوالات کے جوابات درکار ہیں:

1- ترتیب کے اعتبار سے زیادہ مستحق کون ہے؟ امیر رشتہ دار،غریب رشتہ دار،مدارس کے طلبہ وغیرہ؟

2- مالک بنانا ضروری ہے یا نہیں؟

3- کوئی جانور یعنی بکرا وغیرہ ذبح کرنا افضل ہے یا رقم دینا یا اناج اور کپڑا دینا؟

4- کیا والدین،نانا،دادا،بہن،بھائی،بچے اور پوتے،نواسے ایسا صدقہ لے سکتے ہیں؟

5- ایسا صدقہ لینے والے کو کسی نقصان کا خدشہ تو نہیں؟

6- کیا سید کو دے سکتے ہیں؟ (ڈاکٹر فرقان ۔کراچی)

جواب: 1- غریب رشتہ دار اور مدارس کے غریب طلبہ امیر رشتہ داروں سے زیادہ مستحق ہیں۔

2- ضروری نہیں،اباحت جس میں تملیک نہیں ہوتی،بھی جائز ہے،مگر تملیک یعنی مالک بنانا زیادہ بہتر ہے۔

3- رقم دینا،اناج وغیرہ دینے سے افضل ہے اور اناج وغیرہ مالکانہ طور پر دیدینا،جانور ذبح کرکے کھلانے سے بہتر ہے۔

4- نفلی صدقہ لے سکتے ہیں۔

5- نہیں، یہ محض لوگوں کے توہمات ہیں جن کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔

6- دے سکتے ہیں۔

کھوجی کتوں کی مدد سے چور معلوم کرنے کی شرعی حیثیت:

سوال: آج کل مختلف شہروں میں ڈاگ سینٹرز کھل گئے ہیں جن میں رقم لے کر لوگوں کو ایسے کتے مہیا کیے جاتے ہیں جن کی مدد سے چور معلوم کیا جاتا ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ اس طریقہ سے چور معلوم کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا ایسے کسی ثبوت کی بنیاد پر کسی کو چوری کا مجرم قرار دیا جا سکتا ہے اور اس کو چور کہا یا سمجھا جا سکتا ہے؟ شریعت کی روشنی میں مدلل جواب سے سرفراز فرمائیں۔ (حافظ ریاض ۔ کرک)

جواب: شریعت میں کسی پر چوری ثابت کرنے کے دو ہی طریقے ہیں:

1- دو گواہ جنہوں نے اسے چوری کرتے ہوئے دیکھا ہو، وہ اس کے خلاف گواہی دیں۔

2- چور خود اپنی چوری کا اقرار کرلے۔

اس کے علاوہ چوری ثابت کرنے کے جتنے طریقے ہیں، مثلاً: کھوجی کتوں کی مدد سے سراغ لگانا، انگلیوں کے نشانات ملانا، چور کے بیان میں تضاد ہونا، قرائن وشواہد سے کسی پر شبہہ ہونا یا چوری شدہ مال کا ملزم سے برآمد ہو جانا وغیرہ قرائن کہلاتے ہیں۔ ان سے چوری یقینی طور پر ثابت نہیں ہوتی۔ لہٰذا قرائن سے کوئی شخص یقینی طور پر چور نہیں قرار پاتا اور وہ چوری کی حد کا مستحق بھی نہیں ٹھہرتا، اسے چور کہنا یا سمجھنا بھی ٹھیک نہیں ہوگا۔

البتہ قرائن کو دیکھتے ہوئے کسی پر قوی شک ہو تو اسے عدالت میں پیش کیا جائے گا، پھر اگر قاضی یا جج کو بھی اس پر شک ہو تو وہ اسے حد کے علاوہ کوئی اور سزا دے سکتا ہے، مثلاً: کوڑے لگانا، حقیقت منکشف ہونے تک مناسب مدت کے لیے جیل میں ڈالنا وغیرہ۔

حاصل یہ کہ محض کھوجی کتوں کی نشاندہی سے کسی کو یقینی طور پر چور نہیں کہا جا سکتا، تاہم تفتیش میں اس سے

مدد لینے کی گنجائش ہے۔

قال ابن عابدین رحمه اللّٰه تعالیٰ: الذي عليه جمهور الفقهاء في المتّهم بسرقة أن ينظر، فأما أن يكون معروفا بالبرّ لم تجز مطالبته ولا عقوبته، وهل يُحلف؟ قولان. ومنهم من قال: يُعزر متهمه، وأما أن يكون مجهول الحال فيُحبس حتى يُكشف أمره، قيل: شهرا، وقيل بإجتهاد وليّ الأمر، وإن كان معروفا بالفجور، فقالت طائفة: يضربه الوالى أو القاضى، وقالت طائفة: يضربه الوالى دون القاضى. ومنهم من قال: لا يضربه وقد ثبت فى الصحيح: "أنّ النبي صلى اللّٰه عليه وسلم أمر الزبير بن العوام أن يمسّ بعض المعاهدين بالعذاب لما كتم اخباره بالمال الّذي كان صلى اللّٰه عليه وسلم قد عاهدهم عليه، وقال له أين كنز حُيّى بن أخطب! فقال: يا محمّد! أنقذته النفقات والحروب ...... فمسّه الزبير بشيء من العذاب فدلّهم على المال." وهو الذي يسع النّاس وعليه العمل.

(ردالمحتار: ٤/ ٨٧)

مہتمم کے لیے مدرسے کی رقم تجارت میں لگانا:

سوال: جس طرح کسی آدمی کا مال مضاربت پر لے کر نفع ونقصان میں شرکت جائز ہے، کیا اسی طرح کسی مدرسے کے مہتمم کیلئے جائز ہے کہ وہ مدرسہ کی رقم تجارت میں اس طور پر استعمال کرے کہ آدھے نفع و نقصان میں مہتمم اور مدرسہ شریک ہوں؟ (عبدالرحیم)

جواب: مدرسے کی رقم کسی ایسی تجارت میں لگانا یا کسی کو مضاربت پر دینا جہاں نفع کا ظن غالب ہو جائز ہے، اگر نقصان کا ظن غالب ہو تو جائز نہیں۔ آج کل شرکت ومضاربت میں اکثر وبیشتر دھوکہ دہی اور نقصان ہی ہوتا ہے، لہٰذا اس سے اجتناب ہی میں احتیاط ہے، مال وقف کو بڑھا کر نفع کمانا ہی مقصود ہے تو غیر سودی بینکوں کے فکسڈ اکاؤنٹ میں شرکت ومضاربت کی بنیاد پر رکھوانے سے بھی یہ مقصد حاصل ہو

سکتا ہے۔ نیز مہتمم کا مدرسے کے مال کے ذریعے خود تجارت کر کے بطورِ مضارب پچاس فیصد منافع لینا ناجائز اور سخت خیانت ہے، اس لیے کہ جب خود کاروبار کرے گا تو مہتمم ہونے کی وجہ سے مدرسہ کی طرف سے نفع کا مطالِب بھی وہ ہوگا اور مضارب ہونے کی وجہ سے مطالَب بھی بنے گا اور کاروبار میں ایک ہی شخص کا دو متضاد حیثیتوں کا حامل بننا درست نہیں۔ ایسے شخص کے لیے ضروری ہے کہ حاصل شدہ سارا نفع مدرسہ میں جمع کروانے کے بعد سچی توبہ کرے، بصورتِ دیگر یہ واجب العزل ہوگا۔

ناجائز ذخیرہ اندوزی کی حد:

سوال: میں بنولہ کھل، گندم، چنا، چینی اور سگریٹ وغیرہ کا کاروبار بطورِ اسٹاکسٹ کرتا ہوں۔ یعنی جب یہ اشیاء سستی ہوتی ہیں تو خرید لیتا ہوں اور مہنگا ہونے پر دکانداروں کو بیچ دیتا ہوں کوئی مستقل دکان نہیں ہے جب یہ سوال استفتاء کے لیے بھیجا تو دو طرح کے جوابات ملے جن کو دیکھ کر میں فیصلہ نہیں کر سکتا، جوابات مندرجہ ذیل ہیں:

1- اگر واقعی اس طرح کی ذخیرہ اندوزی سے عام لوگوں کو ضرر نہیں ہوتا تو جائز ہے۔ اگر لوگوں کو چیزیں نہ ملنے یا قیمتوں میں اضافے کا باعث بنتی ہیں تو پھر مکروہِ تحریمی اور حرام ہے۔ اس جواب کے سمجھنے میں مشکل یہ آ رہی ہے کہ عام لوگوں کو ضرر ہوتا ہے یا نہیں کیونکہ بغیر سیزن کے چیز مہنگی ہونے کا ضرر تو ہوتا ہی ہے اور قیمتوں میں بھی پہلے کی نسبت اضافہ تو عموماً ہمارا مقصود ہوتا ہے اگرچہ بعض اوقات اضافہ کم زیادہ یا بالکل نہیں ہوتا بلکہ پہلے کی نسبت قیمت کم ہو جاتی ہے۔

2- اگر یہ اشیاء بازار میں با آسانی دستیاب ہوں اور اس شخص کے ذخیرہ کرنے پر عوام کو کوئی تنگی پیش نہ آتی ہو تو قابل برداشت حد تک مہنگا ہونے کا انتظار کرنے میں گناہ نہیں ہوتا۔ یہ جواب تو کسی حد تک سمجھ میں آ گیا ہے اور ہمارا مذکورہ کاروبار صحیح معلوم ہوتا ہے لیکن پھر بھی آپ براہِ کرم کسی ماہر دین دار کاروباری سے جو اسٹاکسٹ کا کام کرتا ہو، اس کاروبار کے متعلق پوچھ کر حکم اور مشورہ لکھیں کیونکہ شاید میں پوری طرح

آپ کو اس کاروبار سے متعلق طریقے سے لکھ کر سمجھا نہیں سکتا۔

جواب: شریعتِ مطہرہ نے ایسی ذخیرہ اندوزی کو مکروہِ تحریمی قرار دیا ہے جس سے اشیاء کی بوقتِ ضرورت فراہمی متاثر ہو یا قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو جائے، اگر اشیاء کی بوقتِ ضرورت فراہمی متاثر نہ ہو یا قیمتوں میں قابل برداشت حد تک اضافہ ہو تو ایسی ذخیرہ اندوزی جائز ہے، البتہ قابل برداشت حد تک کی تعیین میں غریب و متوسط طبقے کو پہنچنے والے ضرر کا اعتبار ہو گا نہ کہ مالداروں کو۔

یہ بات بھی مدنظر رہے کہ ہر ذخیرہ اندوز بزعم فاسد یہ سمجھتا ہے کہ میری ذخیرہ اندوزی سے مارکیٹ میں اشیاء کی قلت اور قیمتوں میں گرانی نہیں ہوتی بلکہ یہ تو بڑے تاجروں کی ذخیرہ اندوزی سے ہوتی ہے، لہٰذا میری حد تک تو ذخیرہ اندوزی درست ہے۔ یہ خیال غلط ہے کیونکہ اگر ذخیرہ اندوزی سے عوام کو ضرر پہنچا تو اس میں ہر ذخیرہ اندوز کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور ہو گا اور یہ سب اجتماعی طور پر قابل مواخذہ اور گناہگار ہوں گے۔

جہاں تک تعلق ہے بغیر سیزن کے چیز مہنگی ہونے کے ضرر کا تو یہ بات بالکل واضح ہے کہ سیزن نہ ہونے کی وجہ سے چیز کی رسد کم یا بالکل ختم ہو جاتی ہے جب کہ طلب کسی نہ کسی درجے میں باقی رہتی ہے جس سے قیمت میں اضافہ ہو جاتا ہے، نیز ایک موسم سے دوسرے موسم تک اشیاء محفوظ رکھنے کے لیے اسٹور، فریج یا دیگر ضروری اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں، جن کی بناء پر قیمتوں میں گرانی ناگزیر ہوتی ہے، لہٰذا اس طرح قیمت میں اضافہ حقیقی ضرر نہیں بلکہ کسی قدر قدرتی اور فطری عمل ہے جسے لوگ بہر حال برداشت کرتے ہیں اور کوئی بھی سمجھدار شخص اسے ظلم و زیادتی نہیں سمجھتا۔ ممنوع اور ناجائز وہ ضرر ہے جو ذخیرہ اندوزوں کی ذخیرہ اندوزی سے لوگوں کو پہنچے نہ کہ دیگر عوامل سے۔

ناجائز ملازمت کی تنخواہ کا حکم:

سوال: میں نے سودی ادارے میں بطورِ منیجر 22 سال کام کیا، اب نوکری چھوڑ دی ہے، کوئی پنشن یا رقم

وغیرہ تو نہیں لی لیکن ان 22 سالوں میں تقریباً 50 سے 55 لاکھ روپے رقم تنخواہ کی مد میں محکمہ سے اب تک لے چکا ہوں اور خرچ بھی ہوگئی ہے جس میں سے مکان، دکانیں اور گھر میں چھوٹا سا کاروبار شروع کیا اور 5 سے 6 لاکھ روپے نقد بچے ہیں جن سے اب میں خود کوئی کاروبار کروں گا اور جو رقم اب تک محکمہ سے لی ہے وہ واپس بغیر صدقہ کی نیت سے کروں گا لیکن چونکہ تنخواہ کی مد میں رقم بہت زیادہ لی ہے، بنیادی تنخواہ تو زیادہ نہیں، مگر اس میں الاؤنسز کی شکل میں بہت زیادہ رقم ہے مثلاً: سالانہ بونس، ماہانہ میڈیکل الاؤنس، بچوں کی تعلیم کا الاؤنس، مکان کے کرائے کا الاؤنس، ماہانہ پیٹرول کا الاؤنس وغیرہ۔ تنخواہ کی رسید ساتھ منسلک ہے۔ براہِ کرم حکم اور مشورہ تفصیل سے لکھیں کہ مجھے کونسی رقم اور کیسے واپس لوٹانا ہوگی۔

(حافظ عبدالغفور۔ اسلام آباد)

جواب: سودی اداروں میں بنیادی تنخواہ اور دیگر تمام مراعات سود سے ادا کی جاتی ہیں، لہٰذا ان سب رقوم کا بلا نیتِ ثواب صدقہ کرنا واجب ہے، کمپنی کو واپس لوٹانا درست نہیں، اس لیے کہ کمپنی کی طرف سے یہ رقوم اصل مالکان تک پہنچانے کا کوئی امکان نہیں۔

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]